نام کتاب: اربعینِ محاسنِ اسلام

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوَنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔''[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حدیثاً فِی محاسنِ الاسلام" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ الْإِسْلَامِ وَبَيَانُ خِصَالِهٖ

اسلام اور اس کے محاسن کا بیان

حدیث: 1

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدة: 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ (آل عمران: 83)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہتے ہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب نے برضا اور بغیر رضا اُسی کے سامنے گردن جھکا رکھی ہے، اور سب اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوْنِيْ فَهَابُوْهُ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ، فَجَآءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْاِسْلَامُ؟ قَالَ: لَاتُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ! قَالَ:

صَدَقْتَ ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْإِيْمَان؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكِتَابِهٖ وَلِقَآءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْإِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ، فَاِنَّكَ اِنْ لَّاتَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ! قَالَ: صَدَقْتَ ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ ، وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا: اِذَارَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُرَبَّهَا ، فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ، وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ ، فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ، وَاِذَا رَاَيْتَ رِعَآءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَان ، فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ، فِىْ خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ﴾ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ . [لقمان : 34]

قَالَ: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا اِذَا لَمْ تَسْاَلُوْا .)) [1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھ لو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کرنے میں ہیبت محسوس کی (آپ کی عظمت کی بنا پر سوال نہ کیا) تو ایک آدمی آیا اور آپ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا، پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ

[1] صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم : 99 ، جامع الاصول ، رقم : 10 .

نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز کا اہتمام کرے، زکاۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پوچھا، اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: یہ کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کی ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھے اور ہر قسم کی تقدیر کو تسلیم کرے۔ اس نے کہا، آپ نے درست فرمایا۔ کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرے، گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے، بلا شبہ اگر چہ تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے (اور اصل چیز آقا و مالک کا دیکھنا ہے) اس نے کہا، آپ نے صحیح فرمایا۔ پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے جواب دیا: جس سے قیامت کے (وقوع) بارے میں پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اس کی علامات بتائے دیتا ہوں، جب دیکھو، لونڈی اپنے آقا کو جن رہی ہے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب دیکھو، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بہرے، گونگے، زمین کے بادشاہ ہیں، تو یہ بھی اس کی علامات میں سے ہے اور جب دیکھو، بھیڑ بکریوں کے چرواہے، عمارات بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہیں تو یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ قیامت ان پانچ غیبی چیزوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر آپ نے آیت تلاوت کی: قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، اور کوئی شخص نہیں جانتا وہ آنے والے کل کیا کرے گا، اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے وہ کس زمین میں (کہاں) فوت ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر دینے والا ہے۔ (لقمان: ۳۴) پھر آدمی

اٹھ کر چلا گیا، تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لاؤ۔" اسے تلاش کیا گیا تو وہ انہیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو نہ ملا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ جبریل علیہ السلام تھے، انہوں نے چاہا تم (دین) سیکھ لو، کیونکہ تم نے سوال نہ کیا تھا۔

بَابُ بَيَانِ الصَّلٰوةِ الَّتِیْ هِیَ اَحَدُ اَرْکَانِ الْاِسْلَام

ان نمازوں کا بیان جو اسلام کا ایک رکن ہیں

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ﴿۱۳۰﴾﴾ (طٰهٰ: 130)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس کفارِ مکہ آپ کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے، اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے کے لیے تسبیح پڑھیے، آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے، اور رات کے کچھ اوقات میں بھی تسبیح پڑھیے، اور دن کی ابتدا اور انتہا کے وقت، تاکہ آپ خوش رہیے۔"

حدیث: 2

((وَعَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ: هَلْ عَلَىَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ،

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ: لَا ، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ ، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا ، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ .)) [1]

''اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نجدی آدمی آیا، جس کے بال پراگندہ تھے، اس کی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سن رہے تھے اور وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اس کو ہم سمجھ نہیں رہے تھے، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن، رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ تو اس نے پوچھا، میرے ذمہ ان کے علاوہ بھی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اِلّا یہ کہ تو نفلی نماز ادا کرے، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے، تو اس نے دریافت کیا، کیا میرے ذمہ اس کے علاوہ روزے بھی ہیں؟ فرمایا نہیں اِلّا یہ کہ تم نفلی روزے رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکاۃ کے بارے میں بتایا، تو اس نے سوال کیا، کیا میرے ذمہ زکاۃ کے سوا، صدقہ بھی فرض ہے، آپ نے جواب دیا، نہیں۔ ہاں اگر تم نفلی صدقہ کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ آدمی یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا، اللہ کی قسم نہ میں اس پر اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کامیاب ہوا اگر سچا ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 100، صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب الزكاة فى الاسلام برقم: 46.

بَاب السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

ارکان اسلام کے بارے میں سوال کرنے کا بیان

حدیث 3:

((وعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَّسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: صَدَقَ . قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ؟ قَالَ: اللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: اللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ: اللّٰهُ . قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا، قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِي أَمْوَالِنَا . قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا . قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا . قَالَ: صَدَقَ قَالَ: ثُمَّ وَلّٰى قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ

الْجَنَّةَ .)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں (بلا ضرورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے سے روک دیا گیا، تو ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار بدوی، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر، آپ سے سوال کرے، اور ہم سنیں، تو ایک بدوی آیا اور کہنے لگا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا ایلچی ہمارے پاس آیا، اس نے ہمیں بتایا، آپ کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے پوچھا: تو آسمان کس نے بنایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''اللہ نے۔'' اس نے کہا: تو زمین کو کس نے بنایا ہے؟ ارشاد ہوا: ''اللہ نے۔'' اس نے سوال کیا، تو یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں، اور ان میں جو کچھ رکھا ہے، کس نے رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' بدوی نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی اور یہ پہاڑ نصب کیے، کیا اللہ ہی نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' اس نے پوچھا، آپ کے قاصد نے کہا، ہمارے ذمہ، ہمارے دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے درست کہا۔'' اس نے کہا، تو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اللہ ہی نے آپ کو یہ حکم دیا (کہ ہم پانچ نمازیں ادا کریں) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' (یہ اللہ ہی کا حکم ہے) اس نے سوال کیا، آپ کے ایلچی کا گمان ہے، ہمارے ذمہ، ہمارے مالوں کی زکاۃ ہے؟ آپ نے کہا: ''اس نے سچ کہا۔'' بدوی نے کہا: تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا، کیا اللہ ہی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 102۔ صحيح البخارى، كتاب العلم، باب ما جاء فى العلم وقوله تعالى: ﴿وقل رب زدنى علما﴾ تعليقا برقم: 63.

نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' اعرابی نے کہا، آپ کے پیغامبر کا خیال ہے، ہمارے سال میں ہمارے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اس نے صحیح کہا۔'' اس نے کہا، تو جس نے آپ کو بھیجا ہے اس کی قسم! کیا اللہ ہی نے آپ کو یہ حکم دیا، آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' بدوی نے کہا: آپ کے ایلچی نے کہا، ہمارے ذمہ بیت اللہ کا حج ہے، اس پر جو اس تک پہنچ سکتا ہو۔ آپ نے کہا: ''اس نے سچ کہا۔'' صحابی بیان کرتے ہیں پھر وہ واپس چل پڑا اور چلتے چلتے کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میں ان پر اضافہ کروں گا نہ ہی ان میں کمی کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ سچا ہے، تو یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔''

حدیث 4:

((وَعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ (بندگی کے لائق) نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

1. صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 113.

باب الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ

شہادتین (توحید و رسالت) کی گواہی اور اسلام کے احکام کی دعوت دینا

حدیث: 5

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (حٰم السجدة : 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور اُس آدمی سے زیادہ اچھی بات والا کون ہوسکتا ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا، اور عمل صالح کیا، اور کہا کہ میں بے شک مسلمانوں میں سے ہوں۔‘‘

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ .)) [1]

’’اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ارشاد فرمایا تم اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے پاس جا رہے ہو، تو انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کا مستحق نہیں اور میں

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 121- صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة برقم: 1395.

(محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس کو مان لیں، تو انہیں بتلانا، اللہ تعالیٰ نے ان پر، ہر دن، رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں، تو ان کو بتلانا، اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے، جو ان کے مالداروں سے لے کر، ان کے محتاجوں کی طرف لوٹایا جائے گا، پھر جب وہ اس کو قبول کر لیں، تو ان کے بہترین مالوں سے دور رہنا (زکاۃ میں بہترین مال وصول نہ کرنا) اور مظلوم کی دعا (بددعا) سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب (پردہ) حائل نہیں۔‘‘

حدیث 6:

((وَعَنْ ابِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ .)) [1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیں، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، اس کی میری طرف سے مال وجان محفوظ ہوگئے، اِلّا یہ کہ اس کا (کلمہ) حق ہوا اور اس کا مواخذہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔‘‘

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 125ـ سنن النسائى ((المجتبى))، 6/5 كتاب الجهاد، باب: وجوب الجهاد.

بَاب: الدَّلِيلِ عَلٰى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ -وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ- وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ، وَلَا يُنْقِذُهُ مِّنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ

جس کی موت کا وقت آ گیا، لیکن ابھی تک جان کنی طاری نہیں ہوئی، اس کا اسلام لانا صحیح ہے اور مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کرنے کی اجازت منسوخ ہے، اور اس بات کی دلیل کہ جو مشرک فوت ہوا وہ جہنمی ہے اور اس کو جہنم سے کسی قسم کا وسیلہ نجات نہیں دلوا سکے گا

حدیث: 7

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾
(القصص : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مشرکوں کے لیے یہ بات کھل کر سامنے آ جانے کے بعد کہ وہ جہنمی ہیں دعائے مغفرت کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴾ (القصص : 56)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ہیں، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔“

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾﴾ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾﴾))[1]

''اور سعید بن المسیبؒ نے اپنے باپ سے روایت سنائی کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت آ پہنچا تو اس کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ابو طالب کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی موجود تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہو میں تمہارے حق میں اللہ کے ہاں، اس کے سبب تمہارے (ایمان کی) گواہی دوں گا۔ ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا، اے ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 132، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب: اذا قال المشرك عند الموت: لا اله الا الله، رقم: 1360.

دین کو چھوڑو گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل اس کو کلمہ پیش کرتے رہے اور اپنی بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابو طالب نے جو آخری بات ان سے کی، وہ یہ تھی ''وہ عبدالمطلب کی ملت پر قائم ہے۔'' اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی اور مسلمانوں کے لیے مشرکین کی مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں ہے، خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ ان کے سامنے ان کا جہنمی ہونا واضح ہو چکا ہے۔'' (توبہ:۱۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت بھی اتاری، اور رسول اللہ ﷺ کو مخاطب فرمایا: ہر وہ شخص جس کو آپ چاہیں آپ اسے راہِ راست پر نہیں لا سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے راہِ راست پر لے آتا ہے اور وہ راہ یاب ہونے والوں کو خوب جانتا ہے۔'' (قصص:۲۸)''

حدیث: 8

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ـ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ ـ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.)) [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 148، صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية ان لا يفهموا، رقم: 128.

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو جبکہ وہ پالان پر آپ کے پیچھے سوار تھے، پکارا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، تین دفعہ ایسا ہوا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سچے دل سے شہادت دے، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں، تو اللہ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔'' حضرت معاذ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تاکہ وہ سب خوش ہو جائیں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے، پھر حضرت معاذ نے کتمان علم کے گناہ کے خوف سے اپنے آخری وقت میں یہ حدیث بیان کر دی۔''

بَاب الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُولًا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَإِنْ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی الوہیت، اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی اور مطمئن ہے، تو وہ مومن ہے، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو

حدیث 9:

((وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا.)) [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 151، سنن الترمذى، ابواب الايمان، باب من ذاق طعم الايمان، رقم: 2623.

''اور حضرت عباس بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (ﷺ) کو اپنا رسول ماننے پر دل سے راضی ہوگیا۔''

بَاب جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ

اسلام کے جامع اوصاف کا بیان

حدیث :10

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰ ﴾

(حٰم السجدة : 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس (عقیدۂ توحید اور عمل صالح) پر جمے رہے، اُن پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو، اور اُس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔''

((وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْ لِّيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ ـ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.)) [1]

''اور حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی (تسلی بخش) بات بتایئے کہ پھر آپ کے بعد مجھے کسی سے اسلام کے متعلق سوال نہ

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 159، سنن الترمذی، ابواب الزهد، باب: فی حفظ اللسان، رقم: 2410.

کرنا پڑے (ابو اسامہ کی روایت میں بعدک کی بجائے غیرک آپ کے سوا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: اٰمنْتُ باللّٰه (میں اللہ پر ایمان لایا) کہہ کر اس پر پختگی کے ساتھ قائم رہو یا جم جاؤ۔"

بَاب بَیَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ، وَاَیِّ اُمُورِهٖ أَفْضَلُ

باب: اسلام کے احکام وخصائل کی ایک دوسرے پر فضیلت اور ان میں سے سب سے افضل کام

حدیث: 11

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اسلام کی کون سی خوبی اور خصلت بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا، ہر مسلمان کو سلام کہنا تمہارا شناسا ہو یا ناواقف واجنبی۔"

حدیث: 12

((وَعَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 160۔ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم: 12.

[2] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 161.

’’اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کونسا مسلمان بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔‘‘

حدیث: 13

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)) [1]

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک، اس کی اولاد، اس کے ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔‘‘

بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُّحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ

باب: ایمانی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو اچھی چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے

حدیث: 14

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ ـ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ ـ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 169، صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب حب الرسول ﷺ من الايمان، رقم: 15.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 170، صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب: من الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه، رقم: 13.

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی یا فرمایا اپنے بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

باب بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِّحُصُولِهَا

باب: جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے اور مومنوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور السلام علیکم کو عام رواج دینا محبت کا باعث ہے

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے، اور تم اس وقت تک صحیح مومن نہیں ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں کرو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو گے تو باہمی محبت کرنے لگو گے؟ ایک دوسرے کو بکثرت سلام کہو۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 194۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب: في الايمان، رقم: 68.

بَاب بَيَانِ أَنَّ الدِّيْنَ النَّصِيحَةُ

باب: دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے

حدیث :16

((وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ . قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ .)) [1]

''اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' ہم نے پوچھا: کس کی خیر خواہی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی۔''

حدیث :17

((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی علامات تین ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 194۔ سنن ابوداؤد، كتاب الادب، باب: فى النصيحة، رقم: 4944.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 213۔ سنن ترمذى، كتاب الايمان، باب: ماجاء فى علامة المنافق۔ ولم يذكر فيه: وان صام وصلى وزعم أنه مسلم، رقم: 2631.

باب اپنے مسلمان بھائی کو، اے کافر! کہنے والے کے ایمان کی حالت

حدیث: 18

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اَكَفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا أَحَدُهُمَا .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوگا۔''

باب: اپنے باپ سے دانستہ، بے رغبتی کرنے والے کے ایمان کی حالت

حدیث: 19

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا؛ وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ! وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)) [2]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص دانستہ اپنے باپ کی بجائے کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس نے کفر کیا، اور جو ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے، جو اس کی نہیں ہے وہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 215.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 287، صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب: نسبة اليمن إلى اسماعيل، رقم: 3317.

ہم میں سے نہیں ہے، اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر پکارتا ہے یا اللہ کا دشمن کہتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

بَاب بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

باب: حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے

حدیث: 20

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ . قَالَ زُبَيْدٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا، فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں: میں نے ابو وائل سے پوچھا: کیا تو نے یہ روایت عبداللہ بن مسعود کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔''

جو شخص بارش کا باعث ستاروں کی گردش کو قرار دے اس کے کفر کا بیان

حدیث: 21

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 221- صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب: خوف المؤمن من ان يحبط عمله وهو لا يشعر، رقم: 48.

صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ: قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ .)) [1]

''اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر صبح کی جماعت کرائی، جبکہ رات کو بارش ہو چکی تھی، آپ سلام پھیر کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: ''کیا جانتے ہو تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں سے کچھ کی صبح مجھ پر ایمان پہ ہوئی اور بعض کی میرے ساتھ کفر پر۔ جس شخص نے تو یہ کہا: ہم پر بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے باعث ہوئی، تو اس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستارے کے ساتھ کفر کیا، اور جس نے یہ کہا: ہم پر بارش فلاں فلاں ستارے کے غروب وطلوع سے ہوئی ہے، اس نے میرے ساتھ کفر کا برتاؤ کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم : 231- صحيح البخارى ، كتاب الصلاة ، باب: يستقبل الامام الناس إذا سلم ، رقم :810 .

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہم مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضَهُمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

باب: انصار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت ایمان کا حصہ اور علامت ہے اور ان سے بغض ونفرت نفاق کی علامت ہے

حدیث: 22

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ: بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ: حُبُّ الْأَنْصَارِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی نشانی انصار سے بغض ہے، اور مومن کی علامت انصار سے محبت ہے۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبٰو، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات تباہ کن چیزوں سے بچو۔ سوال ہوا، وہ کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 235۔ صحيح البخارى، كتاب الايمان، باب علامة الايمان حب الانصار، رقم: 17.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 262، صحيح البخارى، كتاب الوصايا، باب: قول الله تعالى: ﴿إن الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما انما ياكلون فى بطونهم نارا وسيصلون سعيرا﴾، رقم: 2615.

ساتھ شرک، جادو، جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا اس کا ناجائز قتل، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، لڑائی کے دن دشمن کو پشت دکھانا (بھاگ جانا) اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر الزام تراش کرنا۔''

حدیث :24

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جنت کو واجب ٹھہرانے والی دو صفات کونسی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شرک نہ کرتا ہوا مرا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔''

بَاب: غِلْظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ

باب خودکشی کی حرمت کی تشدید، انسان جس آلہ (چیز) سے اپنے آپ کو قتل کرے گا، آگ میں اس کو اس کے ذریعہ سے عذاب ہوگا اور جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 269.

بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے آپ کو لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کیا تو اس کا لوہا اس کے ساتھ میں ہوگا، آگ میں ہمیشہ ہمیشہ، اس کو اپنے پیٹ میں گھونپے گا، جس نے زہر پی کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا، اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں پہاڑ سے گرے گا۔''

بَاب: اَلْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تُظَاهُرِ الْفِتَنِ

باب فتنوں کے ظہور و غلبہ سے پہلے پہلے اعمالِ صالحہ کی طرف لپکنے کی ترغیب

حدیث: 26

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، أَوْ

[1] صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم: 300۔ سنن الترمذي ، كتاب الطب ، باب: ما جاء فيمن قتل نفسه بسم أو غيره۔ وقال: هذا حديث حسن صحيح۔ بعد حديث: 2044.

يُمْسِى مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، يَبِيعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان فتنوں سے پہلے پہلے جو رات کے تاریک ٹکڑوں کی طرح چھا جائیں گے، نیک اعمال کرلو، صبح کو آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین ایمان دنیوی سامان کے عوض بیچ ڈالے گا۔''

بَاب: هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: کیا جاہلیت کے دور کے اعمال کا مواخذہ ہوگا؟

حدیث: 27

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِى الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے جاہلیت کے عملوں پر مواخذہ ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام لانے کے بعد اچھے اعمال کیے، اس کے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جس نے برے عمل کیے اس کے جاہلیت اور اسلام دونوں کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 313.

[2] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 318، صحيح البخارى، كتاب استتبابة المرتدين، باب: اثم من اشرك بالله وعقوبته فى الدنيا والآخرة، رقم: 6523.

بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ وَكَذَا الْهِجْرَةُ وَالْحَجُّ

باب اسلام اپنے سے قبل کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ایسے ہی ہجرت اور حج بھی

حدیث :28

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا، ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ، وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً؟ فَنَزَلَ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴾ (الفرقان: 68) وَنَزَلَ: ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ (الزمر: 53))) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ مشرک لوگوں نے (جاہلیت کے دور میں) بہت قتل کیے، بہت زنا کیے، پھر حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس راہ کی دعوت دیتے ہیں، بہت اچھا ہے اگر آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ جو عمل ہم کر چکے ہیں ان کا کفارہ ہے (تو ہم ایمان لے آئیں) تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق طور پر، اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا۔'' (الفرقان: ۶۸) اور نازل ہوا: ''اے میرے بندو! جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔'' (الزمر: ۵۳)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 322، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالى: ﴿يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم﴾، رقم: 4532.

باب: اسلام لانے کے بعد، کافر کے سابقہ اعمال کا حکم

حدیث: 29

((عَنْ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ، هَلْ لِّى فِيهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ)) [1]

''اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حکیم بن حزام نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، بتایئے وہ امور جو میں جاہلیت کے دور میں گناہ سے بچنے کی خاطر کرتا تھا، کیا مجھے ان کا کچھ اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم پہلے نیکیاں کر چکے ہو، ان کے ساتھ اسلام لائے ہو۔''

بَاب: وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

باب: جس نے جھوٹی قسم مسلمان کا حق مارنے کی خاطر اٹھائی اس کے لیے آگ کی وعید ہے

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِى أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهٖ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ؛ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَإِنْ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 323، صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب: من تصدق فى الشرك ثم اسلم، رقم: 1369.

قَضِيْبٌ مِنْ أَرَاكٍ)) ❶

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق دبایا تو اللہ نے اس کے لیے دوزخ کو لازم کر دیا اور جنت کو اس کے لیے حرام ٹھہرایا۔ ایک شخص نے عرض کیا: اگر چہ وہ حقیر چیز ہو؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔''

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيبًا، وَإِنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

باب کہ اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا اور وہ آخر دو مسجدوں کے درمیان سمٹ جائے گا

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کا آغاز غربت (اجنبیت) کی حالت میں ہوا اور وہ یقیناً (آخر میں) اجنبی بن کر رہ جائے گا، تو اجنبی بن کر رہ جانے والوں کے لیے مسرت وشادمانی ہو۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 353، سنن ابن ماجه، كتاب الاحكام، باب: من حلف على يمين فاجرة ليقتطع بها مالا، رقم: 2324.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 372، سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب: بدأ الاسلام غريباً، رقم: 3986.

باب کہ مسلمانوں کی ایک جماعت بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگی

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ، عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے، ایک ہی گروہ چاند سی شکل وصورت وشکل۔''

بَاب: كَوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے آدھے لوگ اس امت کے ہوں گے

حدیث :33

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ فَكَبَّرْنَا . ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَكَبَّرْنَا . ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 523.

فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ .)) ❶

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: کیا تم جنتیوں کا چوتھائی ہونے پر راضی ہو؟ ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو؟ تو ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے تم جنتیوں کا نصف ہو گے، اور میں تمہیں اس کا سبب بتاتا ہوں، مسلمانوں کی کافروں سے نسبت ایسی ہے جیسے ایک سیاہ بیل میں ایک سفید بال ہو یا ایک سفید بالوں والے بیل میں، ایک سیاہ بال ہو۔''

بَاب: تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب کہ باہمی حسد اور بغض اور روگردانی کرنا ناجائز ہے

حدیث: 34

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ .)) ❷

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 529، صحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب: الحشر، رقم: 6528.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6526، صحيح البخارى، كتاب الادب باب الهجرة وقول رسول الله ﷺ لا يحل لرجل أن يهجر اخاه فوق ثلاث، رقم: 6076.

کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کرے، یا اس کو چھوڑ دے۔''

بَابُ تَحْرِيمِ خَذْلِ الْمُسْلِمِ وَاحْتِقَارِهِ

مسلمان کو رسوا کرنے اور حقیر جاننے کی حرمت کا بیان

حدیث: 35

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔''

ظلم کی حرمت کا بیان

حدیث: 36

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِى حَاجَةِ اَخِيهِ، كَانَ اللّٰهُ فِى حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6543، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب: القناعة، رقم: 4143.

الْقِيَامَةِ .)) ❶

''اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے، اللہ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں سے کوئی مصیبت اس کے باعث دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

بَابُ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ

باب جو ہم پر اسلحہ اٹھائے

حدیث: 37

((وَعَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِی مَسْجِدِنَا، اَوْ فِی سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَیْءٍ . اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا .)) ❷

''اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو وہ اپنی ہتھیلی سے اس کے پیکان (نوک) کو پکڑ لے، تاکہ اس سے

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6578، صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، رقم: 2442.

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6665۔ صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد، رقم: 452.

کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچے،'' یا آپ نے ارشاد فرمایا،''اس کے پیکان پر قبضہ کر لے۔''

حدیث :38

((وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا .)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

بَابٌ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب ہر شخص اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہے

حدیث :39

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَتٰى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ ، قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ، قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ، وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، فَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ .)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 282.

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6713، صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه، رقم: 3688.

پاس آیا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے دریافت کیا، اور تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تو انہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اسلام لانے کے بعد، ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان تو تو انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے، سے بڑھ کر کسی چیز سے خوشی نہیں ہوتی، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چونکہ میں، اللہ، اس کے رسول اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، اس لیے ان کی معیت کا امیدوار ہوں، اگر چہ ان جیسے اعمال نہیں کر سکے۔''

بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا

حدیث: 40

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِىءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ تین انسان ہیں۔ حرمِ پاک میں کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا، دین اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرنے والا اور کسی شخص کا ناحق خون بہانے کے لیے کوشاں رہنے والا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، رقم: 6882.